سلسلۂ اَربعینات

چالیس اَحادیثِ مبارکہ

نُورُ المِشْکَاۃ فِی فَضْلِ الزَّکَاۃِ

فضائلِ زکوٰۃ

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

سلسلۂ اَربعینات

چالیس اَحادیثِ مبارکہ

نُورُ المِشْکَاۃ فِی فَضْلِ الزَّکَاۃِ

﴿فضائلِ زکوٰۃ﴾

تألیف

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن، لاہور، فون :3516 8514، 111-140-140(42-92+)

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695 (42-92+)

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	نُوْرُ الْمِشْکَاة فِي فَضْلِ الزَّکَاة
		﴿فضائلِ زکوٰۃ﴾
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
معاونِ ترجمہ وتخریج	:	محمد تاج الدین کالامی
اہتمامِ اشاعت	:	فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	جولائی 2012ء
تعداد	:	1,200
قیمت	:	-/40 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs و DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاج القرآن** کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

---

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل وایم ۴/ ۷۰-۹ -۷۳، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۱۱۴۴۱-۲۴-۶۷ این۔ا/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۲۳ -۶۱-۸۰/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام تعلیمی اِداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

حرفِ آغاز

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلینی چاہیے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا ہر حکم شریعت اور آپ ﷺ کا ہر قول و عمل اِسلام ہے اور اس کی مخالفت کفر ہے۔ اسی لیے قرآنِ مجید میں آپ ﷺ کی نسبت یہ حکم وارِد ہوا ہے:

وَمَآ اٰتٰـکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا.

(الحشر، ۵۹ : ۷)

''اور جو کچھ رسول (ﷺ) تمہیں عطا فرمائیں اُسے لے لیا کرو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں (اُس سے) رُک جایا کرو۔''

قرآنِ حکیم کے بعد ہمارے لیے ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ سرورِ کائنات ﷺ کی احادیث مقدسہ ہیں جس کے مبلغ کے لیے رحمتِ عالم ﷺ نے خصوصی دعا فرمائی ہے: ﴿نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا، فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ﴾ ''اللہ تعالیٰ اُس مردِ مومن کو رونق و تازگی بخشے جس نے میری حدیث سنی، پھر اسے یاد رکھا اور بعینہٖ اُسے آگے پہنچایا۔'' (جامع ترمذی)

چنانچہ حضور نبی اکرم ﷺ کی اِس مبارک دعا کا مصداق بننے اور دنیوی و اُخروی برکات سمیٹنے کے لیے ہر دور میں اَئمہ کرام نے اپنے اپنے ذوقِ علمی اور اس دور کی ضرورت کے مطابق مختلف موضوعات پر چالیس احادیث کے مجموعے مرتب کیے ہیں۔

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی دور حاضر کے عظیم محدث، مجدد اور سچے عاشقِ رسول ﷺ ہیں۔ آپ پوری اُمتِ مسلمہ کو حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت جیسی سعادت ونعمت سے آشنا کروانا وقت کی اہم ایمانی ضرورت سمجھتے ہیں۔ آپ شب و روز اسی فکر میں لگے رہتے ہیں کہ امت کا ہر فرد حضور نبی اکرم ﷺ کے کمالاتِ معنوی اور جمالِ ظاہری سے ذہناً اور قلباً وابستہ ہو جائے۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ امتیاز عطا فرمایا ہے کہ آپ نے اُمت کے ہر مرض کے اَسباب کی نہ صرف درست تشخیص کی بلکہ اس کا مناسب علاج بھی تجویز فرمایا۔ آپ نے دورِ جدید کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے عوام و خواص دونوں کی علمی وفکری رہنمائی اورعقیدہ و عمل کی پختگی کے لیے احادیث مبارکہ سے خوب استفادہ کیا اور ۱۰۰ کے قریب چھوٹے بڑے مجموعہ ہائے احادیث مرتب کیے۔

زیرِ نظر اَربعین 'فضائلِ زکوٰۃ' سے متعلق ہے جس میں ۴۱ اَحادیث مبارکہ مع اُردو ترجمہ و کامل تحقیق وتخریج اورضروری شرح جمع کی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور تاجدار کائنات ﷺ کے ارشادات عالیہ کو حرزِ جاں بنانے، انہیں عام کرنے اور پوری امت کو عملاً ان سے مستفیض ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (**آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ**)

(محمد تاج الدین کالامی)

رِیسرچ اَسکالر

فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ○

(البقرة، ٢: ٤٣)

”اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ (مل کر) رکوع کیا کرو○“

٢. وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ط وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللهِ ط اِنَّ اللهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ○

(البقرة، ٢: ١١٠)

”اور نماز قائم (کیا) کرو اور زکوٰۃ دیتے رہا کرو، اور تم اپنے لیے جو نیکی بھی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے حضور پا لو گے، جو کچھ تم کر رہے ہو یقیناً اللہ اسے دیکھ رہا ہے○“

٣. لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○

(البقرة، ٢: ١٧٧)

’’نیکی صرف یہی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لو بلکہ اصل نیکی تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائے، اور اللہ کی محبت میں (اپنا) مال قرابت داروں پر اور یتیموں پر اور محتاجوں پر اور مسافروں پر اور مانگنے والوں پر اور (غلاموں کی) گردنوں (کو آزاد کرانے) میں خرچ کرے، اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور جب کوئی وعدہ کریں تو اپنا وعدہ پورا کرنے والے ہوں، اور سختی (تنگدستی) میں اور مصیبت (بیماری) میں اور جنگ کی شدّت (جہاد) کے وقت صبر کرنے والے ہوں، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں○‘‘

٤. وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ○ (النساء، ٤: ١٦٢)

’’اور وہ (کتنے اچھے ہیں کہ) نماز قائم کرنے والے (ہیں) اور زکوٰۃ

دینے والے (ہیں) اور اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے (ہیں)۔ ایسے ہی لوگوں کو ہم عنقریب بڑا اجر عطا فرمائیں گے o"

۵. وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ ط فَسَاَکْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَo (الأعراف، ۷: ۱۵۶)

"اور میری رحمت ہر چیز پر وسعت رکھتی ہے، سو میں عنقریب اس (رحمت) کو ان لوگوں کے لیے لکھ دوں گا جو پرہیزگاری اختیار کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے رہتے ہیں اور وہی لوگ ہی ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیںo"

۶. اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْعٰمِلِیْنَ عَلَیْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِیْنَ وَفِیْ سَبِیْلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ط فَرِیْضَةً مِّنَ اللهِ ط وَاللهُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌo (التوبة، ۹: ۶۰)

"بے شک صدقات (زکوٰۃ) محض غریبوں اور محتاجوں اور ان کی وصولی پر مقرر کیے گئے کارکنوں اور ایسے لوگوں کے لیے ہیں جن کے دلوں میں اسلام کی الفت پیدا کرنا مقصود ہو اور (مزید یہ کہ) انسانی گردنوں کو (غلامی کی زندگی سے) آزاد کرانے میں اور قرضداروں کے بوجھ اتارنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں پر (زکوٰۃ کا خرچ کیا جانا حق ہے)۔ یہ (سب) اللہ کی طرف سے فرض کیا گیا ہے اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہےo"

۷. خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا.

(التوبة، ۹: ۱۰۳)

''آپ ان کے اموال میں سے صدقہ (زکوٰۃ) وصول کیجئے کہ آپ اس (صدقہ) کے باعث انہیں (گناہوں سے) پاک فرما دیں اور انہیں (ایمان و مال کی پاکیزگی سے) برکت بخش دیں۔''

۸. قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَo الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَo وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَo وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَo

(المؤمنون، ۲۳: ۱-۴)

''بیشک ایمان والے مراد پا گئےo جو لوگ اپنی نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیںo اور جو بیہودہ باتوں سے (ہر وقت) کنارہ کش رہتے ہیںo اور جو (ہمیشہ) زکوٰۃ ادا (کر کے اپنی جان و مال کو پاک) کرتے رہتے ہیںo''

۹. وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَo

(النور، ۲۴: ۵۶)

''اور تم نماز (کے نظام) کو قائم رکھو اور زکوٰۃ کی ادائیگی (کا انتظام) کرتے رہو اور رسول (ﷺ) کی (مکمل) اطاعت بجا لاؤ تاکہ تم پر رحم فرمایا جائے (یعنی غلبہ و اقتدار، استحکام اور امن و حفاظت کی نعمتوں کو برقرار رکھا جائے)o''

۱۰. وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَاْ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ
اللّٰهِ ج وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْمُضْعِفُوْنَo (الروم، ۳۰: ۳۹)

''اور جو مال تم سود پر دیتے ہو تاکہ (تمہارا اثاثہ) لوگوں کے مال میں مل کر بڑھتا رہے تو وہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھے گا اور جو مال تم زکوٰۃ (وخیرات) میں دیتے ہو (فقط) اللہ کی رضا چاہتے ہوئے تو وہی لوگ (اپنا مال عنداللہ) کثرت سے بڑھانے والے ہیں o''

۱۱. وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا
حَسَنًا ط وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ
اَعْظَمَ اَجْرًا ط وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌo

(المزمل، ۷۳: ۲۰)

''اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ کو قرضِ حسن دیا کرو، اور جو بھلائی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اُسے اللہ کے حضور بہتر اور اَجر میں بزرگ تر پالو گے، اور اللہ سے بخشش طلب کرتے رہو، اللہ بہت بخشنے والا بے حد رحم فرمانے والا ہے o''

۱۲. وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ

وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ○

(البينة، ۹۸: ۵)

’’حالانکہ انہیں فقط یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اسی کے لئے اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کریں، (ہر باطل سے جدا ہو کر) حق کی طرف یکسوئی پیدا کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیا کریں اور یہی سیدھا اور مضبوط دین ہے ○‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّة

١. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: یہ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب قول النبي ﷺ: بُني الإسلام على خمس، ١/١٢، الرقم: ٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان أركان الإسلام ودعائمه العظام، ١/٤٥، الرقم: ١٦، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء بني الإسلام على خمس، ٥/٥، الرقم: ٢٦٠٩، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب على كم بني الإسلام، ٨/١٠٧، الرقم: ٥٠٠١۔

٢. عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ﷺ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ. قَالَ: مَا لَهُ مَا لَهُ؟ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَرَبٌ مَا لَهُ، تَعبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ایوب انصاری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ نبوی میں عرض کیا: مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں لے جائے۔ (اس شخص کو آگے بڑھتے اور حضور نبی اکرم ﷺ سے مخاطب ہوتے دیکھ کر لوگوں نے) کہا: اسے کیا ہوا ہے؟ اسے کیا ہوا؟ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ نہیں ہوا۔ اسے مجھ سے کام ہے۔ اسے کہنے دو۔ (پھر آپ ﷺ نے اس شخص کو مخاطب کر کے فرمایا:) اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور رشتہ داروں سے میل جول رکھو اور حسنِ سلوک کرو۔‘‘

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة، ٢/٥٠٥، الرقم: ١٣٣٢، وأيضًا في كتاب الأدب، باب فضل صِلةِ الرَّحِمِ، ٥/٢٢٣١، الرقم: ٥٦٣٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الإيمان الذي يدخل به الجنة، وأن من تمسك بما أمر به دخل الجنة، ١/٤٢، الرقم: ١٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤١٨، الرقم: ٢٣٥٩٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/٤٤٥، الرقم: ٥٨٨٠۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ، إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ: تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ. قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا أَزِيدُ عَلٰى هٰذَا. فَلَمَّا وَلّٰى، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک دیہاتی حاضر ہوا، اور اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ایسے عمل کی طرف میری راہنمائی فرمائیں جسے انجام دینے سے جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة، ٢/٥٠٦، الرقم: ١٣٣٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان الإيمان الذي يدخل به الجنة وأن تمسك بما أمر به دخل الجنة، ١/٤٤، الرقم: ١٤، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٢، وأبوعوانة في المسند، ١/١٧، الرقم: ٤، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٢٠٧۔

نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ عبادت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ فرض نمازیں اور مقررہ زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ اس اعرابی نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں ان اَحکام پر کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔ پس جب وہ شخص واپس جانے کے لیے مڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جسے اہلِ جنت میں سے کسی کو دیکھنا پسند ہو تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيْبًا مِنْهُ، وَنَحْنُ نَسِيْرُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، وَيُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ. قَالَ: لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٣١، الرقم: ٢٢٠٦٩، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء في حرمة الصلاة، ٥/١١، الرقم: ٢٦١٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب كف اللسان في الفتنة، ٢/١٣١٤، الرقم: ٣٩٧٣، والمستدرك في الحاكم، ٢/٤٤٧، الرقم: ٣٥٤٨، وابن حبان في الصحيح، ١/٤٤٧، الرقم: ٢١٤، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/١٩٤، الرقم: ٢٠٣٠٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٣١، الرقم: ٢٦٦۔

عَظِيمٍ، وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ، تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ. ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى أَبْوَابِ الْخَيْرِ: اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ، كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لِلتِّرْمِذِيِّ.

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: میں ایک سفر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھا، ایک روز چلتے چلتے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوگیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور جہنم سے دور کر دے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو نے مجھ سے بہت بڑی بات کا سوال کیا، البتہ جس کے لئے اللہ تعالیٰ آسان فرما دے اس کے لئے آسان ہے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ شریف کا حج کرو۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں نیکی کے دروازے نہ بتلاؤں؟ روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو بجھا (مٹا) دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے۔''

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور حدیث کے مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

٥. عَنْ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ الْمُصَلُّوْنَ، وَمَنْ يُقِيْمُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ الَّتِي كَتَبَهُنَّ اللهُ عَلٰى عِبَادِهٖ، وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَيَحْتَسِبُ صَوْمَهٗ، وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهٗ يَحْتَسِبُهَا، وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ الَّتِي نَهَى اللهُ عَنْهَا. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهٖ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَكَمِ الْكَبَائِرُ؟ قَالَ: هِيَ تِسْعٌ: أَعْظَمُهُنَّ الإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَقَتْلُ الْمُؤْمِنِ بِغَيْرِ حَقٍّ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ، وَالسِّحْرُ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ الْمُسْلِمَيْنِ، وَاسْتِحْلَالُ الْبَيْتِ الْحَرَامِ، قِبْلَتُكُمْ أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا. لَا يَمُوتُ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ هٰؤُلَاءِ الْكَبَائِرَ، وَيُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ، إِلَّا رَافَقَ مُحَمَّدًا فِي بُحْبُوحَةِ جَنَّةٍ، أَبْوَابُهَا مَصَارِيْعُ الذَّهَبِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ.

٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/١٢٧، الرقم: ١٩٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/٤٧، الرقم: ١٠١، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، ١٠/١٨٦، الرقم: ٢٠٥٤١۔

’’حضرت عمیر اللیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: نمازی اللہ کے ولی ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں پر فرض کردہ پانچ نمازوں کی پابندی کرتا ہے، اَجر و ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھتا ہے، خوش دلی سے حصولِ ثواب کے لئے زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور ان کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے (وہ بھی اللہ تعالیٰ کا ولی ہے)۔ صحابہ میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کبائر کتنے ہیں؟ آپ نے فرمایا: کبیرہ گناہ نو ہیں: ان میں سے سنگین ترین اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے، مومن کو ناحق قتل کرنا، جنگ میں فرار ہو جانا، پاک دامن عورت پر الزام لگانا، جادو کرنا، یتیم کا مال کھانا، سود کھانا، مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا اور بیت اللہ شریف کی حرمت کو پامال کرنا ہے۔ جس شخص کو اس حالت میں موت آئے کہ اس نے ان کبائر میں سے کسی گناہ کا ارتکاب نہ کیا ہو، نماز قائم کرتا رہا ہو اور زکوٰۃ ادا کرتا رہا ہو وہ ایسی جنت کے وسط میں محمد (ﷺ) کے ساتھ ہوگا جس کے دروازوں کی چوکھٹیں سونے کی بنی ہوئی ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ

٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/١٥٤، الرقم: ٤٩٢٥، ـــ

مِنْ أُمَّتِهٖ: اكْفَلُوا لِي بِسِتٍّ خِصَالٍ وَأَكْفُلُ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ. قُلْتُ: مَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: اَلصَّلَاةُ، وَالزَّكَاةُ، وَالأَمَانَةُ، وَالْفَرْجُ، وَالْبَطْنُ وَاللِّسَانُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اردگرد بیٹھے لوگوں سے فرمایا: تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو، میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ (چھ چیزیں) کون سی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز و زکوٰۃ (کی ادائیگی)، امانت داری، شرم گاہ (کی حفاظت)، پیٹ (کو حرام سے بچانا) اور زبان (سے بری بات نہ کہنا)۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ،

وأيضًا، ٨/٢٠٨، الرقم: ٨٥٩٩، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٥٠، الرقم: ٥٥٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٢٩٣۔

٧: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٣، الرقم: ٢٢٥٨، والحاكم في المستدرك، ١/٥٤٧، الرقم: ١٤٣٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٣٥٣، الرقم: ٩٨٣٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٦١، الرقم: ١٥٧٩۔

أَرَأَيْتَ إِنْ أَدّٰى رَجُلٌ زَكَاةَ مَالِهٖ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَدّٰى زَكَاةَ مَالِهٖ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ شَرُّهٗ.

رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ والْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت جابر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس آدمی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی، اس سے اس کے مال کا شر جاتا رہا۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن خزیمہ، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ طبرانی کے ہیں اور امام حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَدَّيْتَ الزَّكَاةَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ، وَمَنْ جَمَعَ مَالًا حَرَامًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ

۸: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ۸/۱۱۰، الرقم: ۲۴۷۱، وابن حبان في الصحيح، ۱۱/۵، الرقم: ۳۲۱٦، والحاكم في المستدرك، ۱/۵۴۷، الرقم: ۱۴۴۰، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، ۴/۸۴، الرقم: ۷۰۳۲۔

لَمْ يكُنْ لَهٗ فِيْهِ أَجْرٌ، وَكَانَ إِصْرُهٗ عَلَيْهِ.

رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهٗ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تو نے (اپنے مال کی) زکوٰۃ ادا کر دی تو تو نے اپنا فرض ادا کر دیا، اور جو شخص حرام مال جمع کرے پھر اسے صدقہ کر دے اسے اس صدقہ کا کوئی ثواب نہیں ملے گا بلکہ اس کا بوجھ اس پر ہوگا۔''

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ، ابن حبان اور حاکم نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۹. عَنِ الْحَسَنِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: حَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ، وَدَاوُوْا أَمْرَاضَكُمْ بِالصَّدَقَةِ، وَاسْتَقْبِلُوْا أَمْوَاجَ الْبَلَاءِ

۹: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب المراسيل، باب الزكاة و الصدقات، ٦٢، الرقم: ٩٦، والطبراني عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما في المعجم الأوسط، ٢/ ٢٧٤، الرقم: ١٩٦٣، وأيضًا في المعجم الكبير، ١٠/١٢٨، الرقم: ١٠١٩٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/ ٢٨٢، الرقم: ٣٥٥٧، والديلمي في مسند الفردوس عن أنس بن مالك، ٢/١٢٩، الرقم: ٢٦٥٨۔

بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مال و دولت کو زکوٰۃ کے ذریعے محفوظ بنا لو اور اپنی بیماریوں کا علاج صدقہ کے ذریعے کرو اور مصیبت کی لہروں کا سامنا دعا اور گریہ و زاری کے ذریعے کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ قَالَ: أَتٰى رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي ذُو مَالٍ كَثِيرٍ، وَذُو أَهْلٍ وَوَلَدٍ وَحَاضِرَةٍ، فَأَخْبِرْنِي كَيْفَ أُنْفِقُ، وَكَيْفَ أَصْنَعُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تُخْرِجُ الزَّكَاةَ مِنْ مَالِكَ فَإِنَّهَا طُهْرَةٌ تُطَهِّرُكَ، وَتَصِلُ أَقْرِبَاءَكَ، وَتَعْرِفُ حَقَّ السَّائِلِ وَالْجَارِ وَالْمِسْكِينِ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَقْلِلْ لِي. قَالَ: فَأٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ، وَالْمِسْكِيْنَ، وَابْنَ

١٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٣٦، الرقم: ١٢٤١٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٣٣٨، الرقم: ٨٨٠٢، والحاكم في المستدرك، ٢/٣٩٢، الرقم: ٣٣٧٤، والهيثمي في مسند الحارث، ١/٣٨٥، الرقم: ٢٨٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٩٧، الرقم: ٧٠٧٥۔

السَّبِيْلِ، وَلَا تُبَذِّرْ تَبْزِيْراً. فَقَالَ: حَسْبِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِذَا أَدَّيْتُ الزَّكَاةَ إِلٰى رَسُوْلِكَ فَقَدْ بَرِئْتُ مِنْهَا إِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نَعَمْ، إِذَا أَدَّيْتَهَا إِلٰى رَسُوْلِي فَقَدْ بَرِئْتَ مِنْهَا، فَلَكَ أَجْرُهَا وَإِثْمُهَا عَلٰى مَنْ بَدَّلَهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بنو تمیم کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بہت مالدار، کثیر اہل وعیال اور خاندان والا شخص ہوں، آپ مجھے ہدایت فرما دیں کہ میں کیسے خرچ کروں اور کس کام پر کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مال میں سے زکوۃ ادا کیا کرو کیونکہ زکوۃ وہ پاکیزگی ہے جو تجھے پاک کر دے گی اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کیا کرو، اور سوال کرنے والے اور ہمسائے اور مسکین کا حق پہچان لیا کرو۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کچھ کم کر دیجئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر قریبی رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں کو ان کا حق دیا کرو اور فضول خرچی نہ کیا کرو۔ وہ کہنے لگا: یا رسول اللہ! بس یہ میرے لئے کافی ہے، جب میں اپنے مال کی زکوٰۃ آپ کے قاصدوں کے حوالے کر دوں تو اللہ اور اس کے رسول کی نگاہوں میں، میں بری ہو جاؤں گا؟ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! جب تم میرے قاصد کو زکوٰۃ ادا کر دو تو تم اس سے عہدہ برآ ہو گئے اور تمہیں اس کا اجر ملے گا اور گناہ اُس کے ذمے ہو گا جو اس میں تبدیلی کر دے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۱. عَنْ عَلْقَمَةَ ﷺ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُمْ عَامَ الْمُرَيْسِيعِ حِيْنَ أَسْلَمُوْا: مِنْ تَمَامِ إِسْلَامِكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت علقمہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے، عام المریسیع میں جب وہ اسلام لائے تو انہیں فرمایا: تمہارے اسلام کی تکمیل میں سے ایک یہ ہے کہ تم اپنے مال کی (کامل) زکوٰۃ ادا کیا کرو۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ ﷺ يَقُولَانِ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَكَبَّ

۱۱: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۸/۱۸، الرقم: ٦، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٤/۳۰۹، الرقم: ۲۳۳٤، وابن القانع في معجم الصحابة، ۲/۲۸۵، الرقم: ۸۱٦۔

۱۲: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة، ۵/۸، الرقم: ۲٤۳۸، والبخاري في التاريخ الكبير، ٤/۳۱٦، الرقم: ۲۹٦۷۔

فَأَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِي لَا نَدْرِي عَلٰى مَاذَا حَلَفَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ، فِي وَجْهِهِ الْبُشْرٰى، فَكَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ. ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ وَيُخْرِجُ الزَّكَاةَ، وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ، إِلَّا فُتِّحَتْ لَهٗ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ. فَقِيلَ لَهٗ: ادْخُلْ بِسَلَامٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، (آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ الفاظ دہرائے)۔ اس کے بعد آپ ﷺ جھک گئے اور ہم میں سے ہر شخص جھک کر رونے لگا لیکن ہمیں معلوم نہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے کونسی قسم کھائی، بعد ازاں حضور نبی اکرم ﷺ نے سر مبارک اٹھایا اور آپ ﷺ کے چہرۂ انور پر مسرت تھی، آپ ﷺ کی یہ خوشی ہمیں (انتہائی قیمتی) سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ عزیز تھی۔ بعد ازاں حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص پانچ نمازیں صحیح ادا کرے، رمضان المبارک کے روزے رکھے، (اپنے مال سے) زکوٰۃ نکالے اور سات کبیرہ گناہوں سے بچے تو اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے۔ پھر اُسے ارشاد فرمایا جائے گا: سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔‘‘

اِس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْغَاضِرِيِّ مِنْ غَاضِرَةِ قَيْسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ثَلَاثٌ مَنْ فَعَلَهُنَّ فَقَدْ طَعِمَ طَعْمَ الْإِيمَانِ، مَنْ عَبَدَ اللهَ وَحْدَهُ وَأَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَعْطٰى زَكَاةَ مَالِهِ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ، رَافِدَةً عَلَيْهِ كُلَّ عَامٍ، وَلَا يُعْطِي الْهَرِمَةَ وَلَا الدَّرِنَةَ وَلَا الْمَرِيضَةَ وَلَا الشَّرَطَ اللَّئِيمَةَ، وَلٰكِنْ مِنْ وَسَطِ أَمْوَالِكُمْ، فَإِنَّ اللهَ لَمْ يَسْأَلْكُمْ خَيْرَهُ وَلَمْ يَأْمُرْكُمْ بِشَرِّهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''قبیلہ غاضرہ قیس کے حضرت عبد اللہ بن معاویہ غاضری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین کام ایسے ہیں کہ جو شخص انہیں سرانجام دے وہ ایمان کی حلاوت محسوس کرے گا: جو شخص یہ یقین رکھتے ہوئے ایک اللہ کی عبادت کرے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں؛ اپنے مال کی زکوۃ ہر سال خوش دلی اور

١٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب في الزكاة السائمة، ٢/١٠٣، الرقم: ١٥٨٢، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٣٣٤، الرقم: ٥٥٥، والبخاري في التاريخ الكبير، ٥/٣١، الرقم: ٥٤، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٨٥، الرقم: ٢٤٦١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٩٥، الرقم: ٧٠٦٧۔

فراخ دلی سے ادا کرے؛ بوڑھا، خارش زدہ، بیمار اور گھٹیا جانور زکوٰۃ میں نہ دے بلکہ درمیانہ مال دے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم سے نہ تو بہترین مال مانگا ہے اور نہ ہی برا مال دینے کا حکم دیا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابوداود اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٤. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ: أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَمَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا، وَفِي يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ لَهَا: أَتُعْطِيْنَ زَكَاةَ هٰذَا؟ قَالَتْ: لَا؟ قَالَ أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ؟ قَالَ: فَخَلَعَتْهُمَا فَأَلْقَتْهُمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَقَالَتْ: هُمَا لِلّٰهِ ﷻ وَلِرَسُوْلِهٖ ﷺ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

’’عمرو بن شعیب نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے ان کے جد امجد حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت رسول اللہ

١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٢٠٤، الرقم: ٦٩٠١، وأبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب الكنز ما هو وزكاة الحلي، ٢/ ٩٥، الرقم: ١٥٦٣، والنسائي في السنن كتاب الزكاة، باب زكاة الحلي، ٥/ ٣٨، الرقم: ٢٤٧٩، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، ٤/ ١٤٠، الرقم: ٧٥٤٠۔

ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی جس نے سونے کے دو بھاری کنگن پہنے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ وہ عرض گزار ہوئی: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ تمہیں اچھا لگتا ہے کہ قیامت کے روز ان کے بدلے اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے؟ پس اس نے انہیں اُتار کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا اور عرض گزار ہوئی: یہ دونوں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہیں۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ابوداود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۵. عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، أَوْ: وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهٗ، أَوْ كَمَا حَلَفَ. مَا مِنْ رَجُلٍ

۱۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب زكاة البقرة، ۲/۵۳۰، الرقم: ۱۳۹۱، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب تغليظ عقوبة من لا يؤدي الزكاة، ۲/۶۸۶، الرقم: ۹۹۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۱۶۹، الرقم: ۲۱۵۲۹، والترمذي في السنن، كتاب الزكاة، باب ما جاء عن رسول الله ﷺ في منع الزكاة من التشديد، ۳/۱۲، الرقم: ۶۱۷، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة باب التغليظ في حبس الزكاة، ۵/۱۰، الرقم: ۲۴۴۰، والبزار في المسند، ۹/۴۰۰، الرقم: ۳۹۹۳۔

تَكُونُ لَهُ إِبِلٌ، أَوْ بَقَرٌ، أَوْ غَنَمٌ، لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا، إِلَّا أُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَعْظَمَ مَا تَكُونُ وَأَسْمَنَهُ، تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا، وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا، كُلَّمَا جَازَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا، حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، یا قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، یا جس طرح بھی قسم کھائی۔ کوئی آدمی ایسا نہیں جس کے پاس اونٹ یا گائیں یا بکریاں ہوں اور وہ ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ جانور اس طرح لائے جائیں گے کہ پہلے سے بہت بڑے اور موٹے تازہ ہوں گے۔ وہ اسے اپنے کُھروں سے روندیں گے اور اپنے سینگوں سے ماریں گے۔ جب آخری جانور بھی اس کے اوپر سے گزر جائے گا تو پہلا پھر آ جائے گا (اور یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا) یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۶. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم. مَنْ آتَاهُ اللهُ

۱۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب إثم مانع الزكاة، ۲/۵۰۸، الرقم: ۱۳۳۸، وأيضًا في كتاب التفسير، باب ﴿وَلَا يَأْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا﴾، ۴/۱۶۶۳،ـــ

مَالًا، فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ، مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ، لَهُ زَبِيْبَتَانِ، يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَيْهِ، يَعْنِي شِدْقَيْهِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: أَنَا مَالُكَ، أَنَا كَنْزُكَ، ثُمَّ تَلَا ﴿ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ [آل عمران، ۳: ۱۸۰]. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے روز اس کے مال کو گنجے سانپ کی شکل دی جائے گی، جس کے سر پر دو سیاہ نشان ہوں گے۔ قیامت کے روز اُسے اُس کا طوق پہنایا جائے گا، پھر وہ اس کے دونوں جبڑوں کو ڈسے گا، پھر کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿اور جو لوگ اس (مال و دولت) میں سے دینے میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا کیا ہے وہ ہرگز اس بخل کو اپنے حق میں بہتر خیال نہ کریں، بلکہ یہ ان کے حق میں برا ہے، عنقریب روزِ قیامت انہیں (گلے میں) اس مال کا طوق پہنایا جائے گا﴾۔ اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

-------- الرقم: ٤٢٨٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٥٥، الرقم: ٨٦٤٦، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب مانع زكاة ماله، ٥/٣٩، الرقم: ٢٤٨٢۔

١٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاةَ مَالِهِ، إِلَّا جَعَلَ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي عُنُقِهِ شُجَاعًا، ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللهِ عزوجل: ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾، وَقَالَ مَرَّةً، قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِصْدَاقَهُ: ﴿سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ [آل عمران، ٣: ١٨٠] وَمَنِ اقْتَطَعَ مَالَ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ بِيَمِيْنٍ، لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللهِ، ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ

١٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة آل عمران، ٥/٢٣٢، الرقم: ٣٠١٢، والنسائي في السنن الكبرىٰ، كتاب الزكاة، باب التغليظ في حبس الزكاة، ٢/٧، الرقم: ٢٢٢١، وأبو عوانة في المسند، ٤/٤٥، الرقم: ٥٩٧٣، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، كتاب الزكاة، باب ما ورد من الوعيد فيمن كنز مال زكاة ولم يؤد زكاته، ٤/٨١، الرقم: ٧٠١٦۔

اَلِيْمٌ﴾. [آل عمران، ۳:۷۷].

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی گردن میں بہت بڑا سانپ ڈالے گا۔ پھر آپ ﷺ نے بطورِ دلیل یہ آیت مبارکہ پڑھی: ﴿اور جو لوگ اس (مال و دولت) میں سے دینے میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا کیا ہے﴾۔ راوی نے کہا: ایک مرتبہ بطور دلیل یہ آیت بھی پڑھی: ﴿عنقریب روزِ قیامت انہیں (گلے میں) اس مال کا طوق پہنایا جائے گا جس میں وہ بخل کرتے رہے ہوں گے﴾ اور فرمایا: جو شخص قسم کھا کر کسی مسلمان بھائی کا مال ہتھیا لے وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر غضب ناک ہوگا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے بطورِ دلیل یہ آیتِ کریمہ پڑھی: ﴿بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کا تھوڑی سی قیمت کے عوض سودا کر دیتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ قیامت کے دن اللہ ان سے کلام فرمائے گا اور نہ ہی ان کی طرف نگاہ فرمائے گا اور نہ انہیں پاکیزگی دے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔﴾

اِس حدیث کو امام ترمذی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٨. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ، ...... قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللهِ، لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللهِ، لَوْ مَنَعُوْنِي عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّونَهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے

١٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب قتل من أبى قبول الفرائض وما نسبوا إلى الردة، ٢٥٣٨/٦، الرقم: ٦٥٢٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الأمر بقتال الناس حتى يقولوا: لا إله إلا الله محمد رسول الله ٥١/١، الرقم: ٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٩/١، الرقم: ١١٧، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله، ٣/٥، الرقم: ٢٦٠٧، وأبو داود في السنن، كتاب الزكاة، ٩٣/٢، الرقم: ١٥٥٦، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب مانع الزكاة ١٤/٥، الرقم: ٢٤٤٣۔

فرمایا: جب حضور نبی اکرم ﷺ کا وصال مبارک ہوا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو...... حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں ان لوگوں سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں گے، کیونکہ زکوٰۃ مالی حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر وہ اونٹ کا بچہ بھی دینے سے انکار کریں گے جو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں (بطورِ زکوٰۃ) دیا کرتے تھے تو میں ان کے اس روکنے پر ضرور ان کے ساتھ جنگ کروں گا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٩. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ﴾ [التوبة، ٩: ٣٤] **قَالَ: كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: أَنَا أُفَرِّجُ عَنْكُمْ. فَانْطَلَقَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنَّهُ كَبُرَ عَلٰى أَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْآيَةُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكَاةَ إِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ، وَإِنَّمَا فَرَضَ**

١٩: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب في حقوق المال، ٢/١٢٦، الرقم: ١٦٦٤، والحاكم في المستدرك، كتاب الزكاة، ١/٥٦٧، الرقم: ١٤٨٧، وأبو يعلى في المسند، ٤/٣٧٨، الرقم: ٢٤٩٩، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، كتاب الزكاة، باب تفسير الكنز الذي ورد الوعيد فيه، ٤/٨٣، الرقم: ٧٠٢٧۔

الْمَوَارِيثَ لِتَكُونَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ. فَكَبَّرَ عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ لَهٗ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ: اَلْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ، وَإِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ، وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے: جب یہ آیت ﴿اور جو لوگ سونا اور چاندی کا ذخیرہ کرتے ہیں﴾ نازل ہوئی تو مسلمانوں کو یہ بات بہت مشکل نظر آئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ حضرات کی مشکل میں حل کرتا ہوں۔ پس وہ بارگاہِ نبوی میں جا کر عرض گزار ہوئے: یا نبی اللہ! اس آیت پر عمل کرنا آپ کے اصحاب کو بڑا مشکل نظر آتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کو فرض نہیں فرمایا مگر باقی مال کو پاک کرنے کے لیے اور میراث کو فرض فرمایا ہے تاکہ وہ تمہارے بعد والوں کے لیے ہو جائے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں آدمی کا بہترین خزانہ نہ بتاؤں؟ وہ نیک عورت ہے کہ جب آدمی اس کی طرف دیکھے تو وہ عورت اُسے خوشی دے اور جب اسے حکم دے تو تعمیل کرے اور جب وہ غائب ہو تو (خاوند کے گھر بار اور اپنی عزت و ناموس کی) حفاظت کرے۔'' اس حدیث کو امام ابوداود اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٠. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، أَنَّ الْعَبَّاسَ رضی اللہ عنہ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي تَعْجِيلِ

٢٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٠٤، الرقم: ٨٢٢، وأبو ـــ

صَدَقَتِهٖ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ، فَرَخَّصَ لَهٗ فِي ذٰلِكَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لِلتِّرْمِذِيِّ.

’’حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وقت سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اس کی اجازت دے دی۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ابو داود، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

.... داود في السنن، كتاب الزكاة، باب في تعجيل الزكاة ٢/١١٥، الرقم: ١٦٢٤، والترمذي في السنن، كتاب الزكاة، باب ما جاء في تعجيل الزكاة، ٣/٦٣، الرقم: ٦٧٨، وابن ماجه في السنن، باب تعجيل الزكاة، قبل محلها، ١/٥٧٢، الرقم: ١٧٩٥، والدارمي في السنن، كتاب الزكاة، باب في تعجيل الزكاة، ١/٤٧٠، الرقم: ١٦٣٦، والحاكم في المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب ذكر إسلام العباس، ٣/٣٧٥، الرقم: ٥٤٣١، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/٤٨، الرقم: ٢٣٣٠، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، كتاب الأيمان، باب الكفّارة قبل الحنث، ١٠/٥٤، الرقم: ١٩٧٥١۔

٢١. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، أَنَّـهُ قَالَ: لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ اوقیہ (ساڑھے باون تولہ: ٦١٢،٣٦ گرام) چاندی سے کم پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے، نہ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ واجب ہے اور نہ پانچ وسق (بتیس من) کھجوروں سے کم میں زکوٰۃ (واجب) ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٢١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب ليس فيما دون خمس زود صدقة، ٢/٥٢٩، الرقم: ١٣٩٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، ٢/٦٧٥، الرقم: ٩٨٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٨٦، الرقم: ١١٨٣١، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب زكاة الورق، ٥/٣٦، الرقم: ٢٤٧٤، ومالك في الموطأ، كتاب الزكاة، ١/٢٤٤، الرقم: ٥٧٨۔

٢٢. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: فَإِذَا كَانَتْ لَكَ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ، فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ، وَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ يَعْنِي فِي الذَّهَبِ حَتّٰى تَكُوْنَ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا، فَإِذَا كَانَ لَكَ عِشْرُوْنَ دِينَارًا وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا نِصْفُ دِينَارٍ، فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ، قَالَ: فَلَا أَدْرِي أَعَلِيٌّ يَقُوْلُ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ أَوْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ؟ وَلَيْسَ فِي مَالٍ زَكَاةٌ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ، إِلَّا أَنَّ جَرِيْرًا. قَالَ: ابْنُ وَهْبٍ يَزِيْدُ فِي الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: لَيْسَ فِي مَالٍ زَكَاةٌ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت علی ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے پاس دوسو درہم ہوجائیں اور ان پر سال گزر جائے تو ان پر پانچ درہم ہیں اور سونے میں تم پر کچھ نہیں ہے یہاں تک کہ بیس دینار ہوجائیں۔ جب تمہارے پاس بیس دینار ہوجائیں اور ان پر سال گزر جائے تو ان پر نصف دینار زکوٰۃ ہے۔

٢٢: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب في زكاة السائمة، ٢/ ١٠٠، الرقم: ١٥٧٣، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، كتاب الزكاة، باب نصاب الذهب وقدر الواجب فيه إذا حال عليه الحول، ٤/ ١٣٧، الرقم: ٧٣٢٥۔

زیادہ ہوں تو اسی حساب سے۔ نہیں معلوم کہ **فبحساب ذلك** حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے یا حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے۔ اور مال میں اس وقت تک زکوٰۃ نہیں ہے جب تک اس پر سال نہ گزر جائے۔ جریر نے ابن وہب سے روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی مال پر اس وقت تک زکوٰۃ نہیں جب تک اُس پر سال نہ گزر جائے۔'' اس حدیث کو امام ابوداود اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٣. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَدْ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ، فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَةِ: مِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا، دِرْهَمًا، وَلَيْسَ فِي تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ، فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

٢٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٩٢، الرقم: ٧١١، وأبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب في زكاة السائمة، ٢/١٠١، الرقم: ١٥٧٤، والترمذي في السنن، كتاب الزكاة، باب ما جاء في زكاة الذهب والورق، ٣/١٦، الرقم: ٦٢٠، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، كتاب الزكاة، باب لا صدقة في الخيل، ٤/١١٧، الرقم: ٧١٩٨۔

فرمایا: میں نے تم سے (خدمت کے) گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی، پس چاندی کی زکوٰۃ ادا کرو، چالیس درہموں میں ایک درہم ہے۔ ایک سو نناوے (درہموں) پر کچھ (واجب) نہیں، جب دو سو (درہم) ہو جائیں تو ان پر پانچ درہم (زکوٰۃ واجب) ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ابوداود اور ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٢٤. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فِيْمَا سَقَتِ الأَنْهَارُ وَالْعُيُوْنُ الْعُشْرُ، وَمَا سُقِيَ بِالسَّوَانِي فَفِيْهِ نِصْفُ الْعُشْرِ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس زمین کو نہر یا چشمے سیراب کریں اس میں عشر (دسواں حصہ) ہے، اور جس زمین کو رہٹ سے سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر (بیسواں حصہ) ہے۔‘‘

٢٤: أخرجه أبو داود، كتاب الزكاة، باب الرجل يبتاع صدقته، ٢/١٠٨، الرقم: ١٥٩٧، والنسائي في السنن الكبرى، كتاب الزكاة، باب ما يوجب العشر و ما يوجب نصف العشر، ٢/٢٢، الرقم: ٢٢٦٨، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٢٧٨، الرقم: ١٣١٠٩۔

اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٢٥. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پانچ اوقیہ (ساڑے باون تولہ چاندی) سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق (اناج) سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب ما أدى زكاته فليس بكنز لقول النبي ﷺ، ٢/٥٠٩، الرقم: ١٣٤٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، ٢/٦٧٣، الرقم: ٩٧٩، وأبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب ما تجب فيه الزكاة، ٢/٩٤، الرقم: ١٥٥٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الزكاة، باب من استفاد مالا، ١/٥٧١، الرقم: ١٧٩٣، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب زكاة الرقيق، ٥/٣٦، الرقم: ٢٧٧٤۔

٢٦. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: فِيْمَا سَقَتِ الْأَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشُورُ، وَفِيمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جن زمینوں کو دریا اور بارش سیراب کریں ان میں عشر (یعنی دسواں حصہ دینا واجب) ہے اور جو زمینیں اونٹ کے ذریعہ سیراب کی جائیں ان میں نصف عشر (یعنی بیسواں حصہ دینا واجب) ہے۔''

اِس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٢٧. عَنْ خَصِيْفٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ زَكَاةِ الطَّعَامِ،

٢٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب ما فيه العشر أو نصف العشر، ٢/٦٧٥، الرقم: ٩٨١، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/٣٨، الرقم: ٢٣٠٩، والدار قطني في السنن، كتاب الزكاة، باب في قدر الصدقة فيما أخرجت الأرض وخرص الثمار، ٢/١٣٠، الرقم: ١٠۔

٢٧: أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار، كتاب الزكاة، باب زكاة ما يخرج الأرض، ٢/٨٨، الرقم: ٣٠٢٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٣٧١، الرقم: ١٠٠٢٨۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

فَقَالَ: فِيْمَا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ الْعُشْرُ وَنِصْفُ الْعُشْرِ.

رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت خصیف حضرت مجاہد سے راویت کرتے ہوئے کہتے ہیں: میں نے حضرت مجاہد سے غلہ کی زکوۃ کے بارے پوچھا تو انہوں نے کہا: پیداوار کم ہو یا زیادہ اس میں عشر اور نصف عشر ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طحاوی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٨. عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: فِي كُلِّ شَيْءٍ أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ الصَّدَقَةُ.

رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابراہیم سے روایت ہے، انہوں نے کہا: زمین کی ہر پیداوار میں زکوۃ واجب ہے۔‘‘ اسے امام طحاوی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَيْسَ عَلَى

٢٨: أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار، كتاب الزكاة، باب زكاة ما يخرج الأرض، ٢/٨٨، الرقم: ٣٠١٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٣٧١، الرقم: ١٠٠٢٩۔

٢٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٠٧، الرقم: ٩٢٧٠، وأبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب الرجل يبتاع صدقته، ـــ

الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهٖ وَلَا فِي فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لِأَبِي دَاوُدَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان پر اس کی لونڈی، غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے۔''

اِس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ابو داود، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ابوداود کے ہیں۔

۳۰. عَنْ زَيْنَبَ، امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ، قَالَتْ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ. وَكَانَتْ زَيْنَبُ

.... ۲/۱۰۸، الرقم: ۱۵۹۵، والنسائي في السنن، کتاب الزکاة، باب زکاة الخیل، ۵/۳۵، الرقم: ۲٤٦۹، وابن ماجه في السنن، کتاب الزکاة، باب صدقة الخیل والرقیق، ۱/۵۷۹، الرقم: ۱۸۱۲، ومالك في الموطأ، ۱/۲۷۷، الرقم: ٦۱۱۔

۳۰: أخرجه البخاري في الصحیح، کتاب الزکاة، باب الزکاة علی الزوج والأیتام في الحجر، ۲/۵۳۳، الرقم: ۱۳۹۷، والنسائي في السنن الکبریٰ، کتاب عشرة النساء، باب الفضل في نفقة المرأة علی زوجها، ۵/۳۸۱، الرقم: ۹۲۰۲، وأبوعوانة في المسند، ۲/۱٤۹، الرقم: ۲٦۲۳۔

تُنْفِقُ عَلٰى عَبْدِ اللهِ وَأَيْتَامٍ فِي حَجْرِهَا. قَالَ: فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللهِ: سَلْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْكَ وَعَلٰى أَيْتَامِي فِي حَجْرِي مِنَ الصَّدَقَةِ؟ فَقَالَ: سَلِي أَنْتِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ. فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ، حَاجَتُهَا مِثْلُ حَاجَتِي، فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٌ، فَقُلْنَا: سَلِ النَّبِيَّ ﷺ: أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أُنْفِقَ عَلٰى زَوْجِي وَأَيْتَامٍ لِي فِي حَجْرِي. وَقُلْنَا: لَا تُخْبِرْ بِنَا. فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: مَنْ هُمَا؟ قَالَ: زَيْنَبُ، قَالَ: أَيُّ الزَّيَانِبِ؟ قَالَ: امْرَأَةُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: نَعَمْ لَهَا أَجْرَانِ، أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہما کی زوجہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں: میں مسجد میں تھی تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: صدقہ کرو خواہ اپنے زیوروں سے۔ حضرت زینب اپنے خاوند حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہما اور اپنے زیرِ کفالت یتیم بچوں پر خرچ کرتی تھیں۔ انہوں نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے گزارش کی کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھیے کہ کیا میرے لیے یہ جائز ہے کہ میں زکوٰۃ سے آپ پر اور اپنے زیرِ کفالت بچوں پر خرچ کروں۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے تم خود ہی پوچھو۔ پس میں رسول اللہ ﷺ کی طرف چل پڑی تو انصار کی ایک عورت کو دروازے پر پایا اور اس کی حاجت بھی

میرے جیسی تھی، چنانچہ حضرت بلال ﷺ ہمارے پاس سے گزرے تو ہم نے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھیے کہ اگر میں اپنے خاوند اور اپنے زیرِ کفالت یتیم بچوں پر خرچ کروں تو کیا یہ میرے لیے جائز ہے؟ اور ہم نے یہ بھی کہا کہ ہمارے متعلق نہ بتانا۔ وہ اندر گئے اور آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کون ہیں؟ عرض کی زینب۔ فرمایا: کون سی زینب؟ عرض گزار ہوئے: عبد اللہ (بن مسعود) ﷺ کی بیوی۔ فرمایا: ہاں ان کے لیے دوہرا اجر ہے: ایک قرابت کا اجر اور دوسرا صدقہ کرنے کا۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٣١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ

٣١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب قول الله تعالى: لَا يَسئلونَ النَّاسَ إلحافًا، ٢/٥٣٨، الرقم: ١٤٠٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب المسكين الذي لايجد غنى ولا يفطن له فيتصدق عليه، ٢/٧١٩، الرقم: ١٠٣٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣١٦، الرقم: ٨١٧٢، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب تفسير المسكين، ٥/٨٥، الرقم: ٢٥٧٢، ومالك في الموطأ، كتاب صفة النبي ﷺ باب ما جاء في المسكين، ٢/٩٢٣، الرقم، ١٦٤٥، والدارمي في السنن، كتاب الزكاة، باب المسكين الذي يتصدق عليه، ١/٤٦٢، الرقم: ١٦١٥، وابن حبان في الصحيح، ٨/١٣٩، الرقم: ٣٣٥٢۔

بِهٰذَا الطَّوَّافِ الَّذِي يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ، فَتَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوا: فَمَا الْمِسْكِينُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ، وَلَا يُفْطَنُ لَهُ، فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ، وَلَا يَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں میں گھومتا رہتا ہے اور ایک لقمہ یا دو لقمے اور ایک کھجور یا دو کھجوریں لے کر چلا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر مسکین کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس اتنا مال نہ ہو جو اس کی ضروریات سے اس کو مستغنی کر دے اور نہ اس کے آثار سے مسکینی اور فقر کا پتا چلے تاکہ اس پر صدقہ کیا جائے اور نہ وہ لوگوں سے سوال کرتا ہو۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٣٢. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا

٣٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٥٦، الرقم: ١١٥٥، وأبوداود في السنن، كتاب الزكاة، باب من يجوز له أخذ الصدقة وهو غني، ٢/١١٩، الرقم: ١٦٣٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الزكاة، باب من تحل له الصدقة، ١/٥٩٠، الرقم، ـــ

تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ: لِعَامِلٍ عَلَيْهَا، أَوْ رَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهٖ، أَوْ غَارِمٍ، أَوْ غَازٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ، أَوْ مِسْكِيْنٍ تُصُدِّقَ عَلَيْهِ مِنْهَا فَأَهْدٰى مِنْهَا لِغَنِيٍّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مال دار کے لیے زکوۃ حلال نہیں ہے مگر پانچ قسم کے لوگوں کے لیے: زکوۃ کا عامل ہو، مال زکوٰۃ کو اپنے مال سے خریدے، یا مقروض ہو، یا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہو، یا مسکین کو صدقہ دیا اور مسکین نے اس میں سے غنی کو ہدیہ دیا۔

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣٣. عَنْ أَنَسٍ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا

-------- ١٨٤١، ومالك في الموطأ، كتاب الزكاة، باب أخذ الصدقة ومن يجوز له أخذها، ٢٦٨/١، الرقم: ٦٠٤، وعبد الرزاق في المصنف، ١٠٩/٤، الرقم، ١٧٥١، وعبد بن حميد في المسند، ٢٨١/١، الرقم: ٨٩٥۔

٣٣: أخرجه أحمد بن حنبل في السند، ١٢٦/٣، الرقم: ١٢٣٠٠، وأبوداود في السنن كتاب الزكاة، باب ما تجوز فيه المسألة، ١٢٠/٢، الرقم: ١٦٤١، وابن ماجه في السنن، كتاب التجارات، باب بيع المزايدة، ٧٤٠/٢، الرقم: ٢١٩٨، والطيالسي في المسند، ٢٨٥/١، الرقم: ٢١٤٥۔

لِثَلَاثَةٍ: لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ، أَوْ لِذِي غُرْمٍ مُفْظِعٍ، أَوْ لِذِي دَمٍ مُوجِعٍ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

''حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین اشخاص کے علاوہ کسی کے لئے سوال کرنا درست نہیں: ایک وہ شخص جو خاک پر لٹا دینے والی محتاجی میں مبتلا ہو، دوسرا وہ جو سخت قرضے میں گھر گیا ہو یا وہ شخص جسے دیت کی ادائیگی کی مجبوری ہو۔''

اِس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٣٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا فِي سَبِيلِ اللهِ أَوِ ابْنِ السَّبِيلِ، أَوْ جَارٍ فَقِيرٍ يُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ فَيُهْدِي لَكَ، أَوْ يَدْعُوكَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

٣٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٩٧، الرقم: ١١٩٤٨، وأبوداود في السنن، كتاب الزكاة، باب من يجوز له أخذ الصدقة وهو غنى، ٢/١١٩، الرقم: ١٦٣٧، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، كتاب قسم الصدقات، باب سهم سبيل الله، ٧/٢٢، الرقم: ١٢٩٧٨۔

صدقہ حلال نہیں ہوتا غنی کے لیے مگر اس صورت میں جب وہ جہاد کرے یا مسافر ہو، یا غریب ہمسائے کو صدقہ دیا جاتا ہو اور وہ تمہیں بطورِ ہدیہ دے یا تمہاری دعوت کر دے (تو جائز ہے)۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ابوداود نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٣٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا ذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَحُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ،

٣٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٦٤/٢، الرقم: ٦٥٣٠، وأبوداود في السنن، كتاب الزكاة، باب من يعطى من الصدقة وحد الغنى، ١١٨/٢، الرقم: ١٦٣٤، والترمذي في السنن، كتاب الزكاة، باب ما جاء من لا تحل له الصدقة، ٤٢/٣، الرقم: ٦٥٢، والنسائى فى السنن، كتاب الزكاة، باب إذا لم يكن له درهم وكان له عدلها، ٩٩/٥، الرقم: ٢٥٩٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الزكاة، باب من سأل عن ظهر غنى، ٥٨٩/١، الرقم: ١٨٣٩۔

وَقَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ ﷺ، وَقَالَ: حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ، حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَدْ رَوٰی شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ هٰذَاالْحَدِيْثَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ. وَقَدْ رُوِيَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيثِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: لَا تَحِلُّ الْمَسْأَلَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ. وَإِذَا کَانَ الرَّجُلُ قَوِيًّا مُحْتَاجًا وَلَمْ يَکُنْ عِنْدَهُ شَيْءٌ، فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ أَجْزَأَ عَنِ الْمُتَصَدِّقِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ. وَوَجْهُ هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَی الْمَسْأَلَةِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: غنی اور تندرست آدمی کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ابو داود اور ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابوہریرہ، حبشی بن جنادہ اور قبیصہ بن مخارق ﷺ سے بھی روایات منقول ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: حدیثِ عبد اللہ بن عمرو حسن ہے، شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ غیر مرفوع روایت کی ہے۔ ایک دوسری روایت میں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: غنی اور تندرست کے لیے مانگنا جائز نہیں لیکن اگر تندرست شخص محتاج ہو اور اس کے پاس کچھ بھی نہ ہو اور کوئی اسے زکوٰۃ دے دے تو دینے والے کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ بعض علماء کے نزدیک اس حدیث کی بنیاد سوال (بھیک مانگنے) پر ہے (کہ بھیک مانگنا جائز نہیں)۔

٣٦. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ ﷺ: قَالَ: أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ أَنَّهُمَا أَتَيَا النَّبِيَّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ فَسَأَلَاهُ مِنْهَا، فَرَفَعَ فِينَا الْبَصَرَ وَخَفَضَهُ، فَرَآنَا جَلْدَيْنِ، فَقَالَ: إِنْ شِئْتُمَا أَعْطَيْتُكُمَا، وَلَا حَظَّ فِيهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار ﷺ نے بیان کیا ہے کہ دو آدمیوں نے مجھے بیان کیا کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ ﷺ صدقے کا مال تقسیم فرما رہے تھے۔ پس انہوں نے اس

٣٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٢٤، الرقم: ١٨٠٠١، وأبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب من يعطى من الصدقة وحد الغنى، ٢/١١٨، الرقم:١٦٣٣، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب مسألة القوي المكتسب، ٥/٩٩، الرقم: ٢٥٩٨، وعبد الرزاق في المصنف، ٤/١٠٩، الرقم: ٧١٥٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٤٢٤، الرقم: ١٠٦٦٦، والدارقطني في السنن، كتاب الزكاة، باب لا تحل الصدقة لغني ولا لذي مرة سوي، ٢/١١٩، الرقم: ٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/١٣٧، الرقم: ٢٧٢٢۔

میں سے کچھ مانگا تو آپ ﷺ نے نظر اٹھا کر دیکھا، پھر نگاہیں جھکا لیں۔ آپ ﷺ نے ہمیں دیکھا کہ ہم دونوں موٹے تازے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں دے دوں ورنہ اس میں غنی اور کمانے کے قابل طاقت ور کا حق نہیں ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ابوداود نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٣٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّعْدِيِّ: أَنَّهُ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ فِي خِلَافَتِهٖ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَلَمْ أُحَدَّثْ أَنَّكَ تَلِيَ مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا، فَإِذَا أُعْطِيْتَ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا؟ فَقُلْتُ: بَلٰى. فَقَالَ عُمَرُ: مَا تُرِيدُ إِلٰى ذٰلِكَ؟ قُلْتُ: إِنَّ لِي أَفْرَاسًا وَأَعْبُدًا، وَأَنَا بِخَيْرٍ، وَأُرِيدُ أَنْ تَكُونَ عُمَالَتِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ. قَالَ عُمَرُ: لَا تَفْعَلْ، فَإِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ الَّذِي أَرَدْتَ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ، فَأَقُوْلُ:

٣٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأحكام، باب رزق الحكام والعاملين عليها ٦/ ٢٦٢٠، الرقم: ٦٧٤٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٧، الرقم: ١٠٠، وأيضًا، ١/ ٢١، الرقم: ١٣٦، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب من آتاه اللّٰه مالا من غير مسألة، ٥/١٠٤، الرقم: ٢٦٠٧۔

أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، حَتّٰى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا، فَقُلْتُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: خُذْهُ، فَتَمَوَّلْهُ، وَتَصَدَّقْ بِهِ، فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ، وَإِلَّا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ، فَأَقُوْلُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، حَتّٰى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا، فَقُلْتُ: أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: خُذْهُ، فَتَمَوَّلْهُ، وَتَصَدَّقْ بِهِ، فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ، وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ.

’’عبد اللہ بن سعدی بیان کرتے ہیں کہ جب وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں اُن کے پاس حاضر ہوئے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: کیا مجھ سے یہ بیان نہیں کیا گیا کہ تم لوگوں کا کام کرتے ہو اور جب تمہیں معاوضہ دیا جاتا ہے تو تم اُسے نا پسند کرتے ہو؟ پس میں نے کہا: ہاں! ایسا ہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے تمہارا مقصد کیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں مال بھی رکھتا ہوں، اس لیے چاہتا ہوں کہ میری

اُجرت مسلمانوں پر خیرات ہوتی رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو کیونکہ میں نے بھی ایسا ہی ارادہ کیا تھا جو تم نے کیا ہے، جب رسول اللہ ﷺ مجھے مال عطا فرماتے تو میں عرض کرتا کہ فلاں کو دے دیجیے کہ وہ مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے مجھے ایک دفعہ مال عطا فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ اسے کسی اور کو عطا فرما دیجیے جو مجھ سے بڑھ کر حاجت مند ہو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے لے لو اور مال دار بن کر خیرات کرو۔ اگر مال تمہارے پاس اس طریقے سے آئے کہ تم اُس کے منتظر اور سائل نہ ہو تو اُسے لے لو ورنہ اپنے دل کو اُس کے پیچھے نہ چلاؤ۔'' اِس حدیث کو امام بخاری اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

''زہری سے روایت ہے کہ انہیں سالم بن عبد اللہ نے بتایا: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: حضور نبی اکرم ﷺ مجھے مال عطا فرماتے تو میں عرض کرتا کہ یہ اُسے دے دیجیے جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ یہاں تک کہ مجھے ایک دفعہ مال عطا فرمایا تو میں عرض گزار ہوا کہ یہ مال اس کو عنایت فرما دیجیے جو مجھ سے زیادہ حاجت مند ہو۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے لے کر مالدار ہو جاؤ اور پھر خود خیرات کرو، اور جو مال تمہارے پاس اس طرح آئے کہ تم اُس کے طلب گار یا سائل نہ ہو تو اُسے لے لو اور اگر نہ لینا ہو تو پھر اُس کے پیچھے دل کو نہ بھگاؤ۔''

۳۸. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: سَرَّحَتْنِي أُمِّي إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَأَتَيْتُهُ وَقَعَدْتُ، فَاسْتَقْبَلَنِي، وَقَالَ، مَنِ اسْتَغْنٰى أَغْنَاهُ اللهُ تعالىٰ، وَمَنِ اسْتَعَفَّ أَعَفَّهُ اللهُ تعالىٰ، وَمَنِ اسْتَكْفٰى كَفَاهُ اللهُ تعالىٰ، وَمَنْ سَأَلَ وَلَهُ قِيمَةُ أُوقِيَّةٍ فَقَدْ أَلْحَفَ. فَقُلْتُ: نَاقَتِي الْيَاقُوتَةُ خَيْرٌ مِنْ أُوقِيَّةٍ، فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ.

’’حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میری والدہ نے (شدید ضرورت کے تحت کچھ مانگنے کے لئے) مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بھیجا، میں حاضر ہو کر بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ اپنا رُخِ انور میری طرف کر کے بیٹھے اور ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں سے بے نیاز ہوگا اللہ تعالیٰ اسے لوگوں سے بے نیاز کر دے گا اور جو شخص سوال سے بچے گا اللہ تعالیٰ اسے بچائے گا اور جو شخص تھوڑے مال پر کفایت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے کفایت دے گا اور جو شخص بھیک

۳۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۷، الرقم: ۱۱۰۵۹، وأبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب من يعطى من الصدقة وحد الغنى، ۲/۱۱٦، الرقم: ۱٦۲۸، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب من الملحف، ۵/۹۸، الرقم: ۲۵۹۵، والدارقطني في السنن، ۲/۱۱۸، الرقم: ۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۲/۱۵۰، الرقم: ۱٦۳۰۔

مانگے گا حالانکہ اس کے پاس ایک اُوقیہ (چالیس درہم) کے برابر مال ہو گا تو اس نے الحاف کیا (یعنی گڑگڑا کر بھیک مانگی)۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ میری یاقوتہ نامی اونٹنی ایک اوقیہ سے بڑھ کر ہے۔ میں واپس آیا اور آپ ﷺ سے سوال نہیں کیا۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ نسائی کے ہیں۔

۳۹. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيْهِ، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْأَلَتُهُ فِي وَجْهِهِ خُمُوْشٌ، أَوْ خُدُوْشٌ، أَوْ كُدُوْحٌ. قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَا يُغْنِيْهِ؟ قَالَ: خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی الله عنهما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اس حالت میں (لوگوں سے) مانگا کہ اس کے پاس اتنا مال ہے جو

۳۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الزكاة، باب ما جاء من تحل له الزكاة، ۳/۴۰، الرقم: ۶۵۰، والحاكم في المستدرك، ۱/۵۶۵، الرقم: ۱۴۷۹، والبيهقي في السنن الكبرى، كتاب قسم الصدقات، باب لا وقت فيما يعطى الفقراء والمساكين إلى مايخرجون به من الفقر والمسكنة، ۷/۲۴، الرقم: ۱۲۹۸۶۔

اسے غنی کر دے تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کا سوال اس کے چہرے میں زخموں اور خراشوں کی صورت میں ظاہر ہو گا۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کتنا مال کسی کو غنی بنا دیتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پچاس درہم (چاندی) یا اس کی قیمت کا سونا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٤٠. عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الْمَسْأَلَةَ، كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ، إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا، أَوْ فِي أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوال (یعنی بھیک مانگنا) ایک زخم ہے جس کے ساتھ آدمی اپنا چہرہ زخمی کرتا ہے، البتہ

٤٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٠/٥، الرقم: ٢٠١١٨، والترمذي في السنن، كتاب الزكاة، باب ما جاء في النهي عن المسألة، ٦٥/٣، الرقم: ٦٨١، والنسائي في السنن كتاب الزكاة، باب مسألة الرجل في أمره بدله منه، ١٠٠/٥، الرقم: ٢٦٠٠، وابن حبان في الصحيح، ١٨١/٨، الرقم: ٣٣٨٦، والطبراني في المعجم الكبير، ١٦٣/٧، الرقم: ٦٧٦٩۔

کوئی شخص حکمران سے یا کسی ضروری اَمر میں سوال کرے (تو جائز ہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤١. عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ، يَقُوْلُ: أَمَّرَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى قَوْمِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَعْطِنِي مِنْ صَدَقَاتِهِمْ. فَفَعَلَ وَكَتَبَ لِي بِذٰلِكَ كِتَابًا. فَأَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَعْطِنِي مِنَ الصَّدَقَةِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ تعالى لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهٖ فِي الصَّدَقَاتِ، حَتّٰى حَكَمَ فِيْهَا هُوَ مِنَ السَّمَاءِ، فَجَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ، فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ مِنْهَا.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالطَّحَاوِيُّ.

’’حضرت زیاد بن سودائی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے میری

٤١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب من يعطي من الصدقة وحد الغني، ٢/١١٧، الرقم: ١٦٣٠، والطحاوي في شرح معاني الآثار، كتاب الزكاة، باب ذي المرة السوي الفقير هل يحل له الصدقة أم لا، ٢/٦٥، الرقم: ٢٩٣٧، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، استدلالا بالآية في الصدقات، ٤/١٧٣، الرقم: ٧٥٢٢۔

قوم کا امیر مقرر فرمایا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ان کے صدقات میں سے کچھ دیجیے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ایسا کیا اور مجھے اس کے متعلق تحریر عطا فرمائی۔ پھر ایک دوسرا شخص آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اس نے بھی عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے مالِ زکاۃ میں سے کچھ دیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک تعالیٰ زکوٰۃ کے سلسلے میں نبی یا کسی اور شخص کے (ذاتی) فیصلے کو پسند نہیں کرتا حتیٰ کہ اس نے آسمان سے فیصلہ نازل فرمایا۔ اس نے مالِ زکوٰۃ کو آٹھ قسم کے لوگوں میں تقسیم فرمایا ہے، اگر تم بھی ان میں سے ہو تو آؤ میں تمہیں اس میں سے دیتا ہوں۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابوداود اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔

مصادر التّخریج

١. **القرآن الحکیم۔**

٢. **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤-٢٤١ھ/ ٧٨٠-٨٥٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/ ١٩٧٨ء۔

٣. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/ ٨١٠-٨٧٠ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٤. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن إسماعیل بن إبراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/ ٨١٠-٨٧٠ء)۔ **التاریخ الکبیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٥. **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠-٢٩٢ھ/ ٨٢٥-٩٠٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: ١٤٠٩ھ۔

٦. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

٧. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

٨. **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (٢١٠-٢٧٩ھ/٨٢٥-٨٩٢ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٨ء۔

٩. **حارث**، ابن ابی اسامہ (١٨٦-٢٨٢ھ)۔ **بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمة السنة والسيرة النبویہ، ١٤١٣ھ/١٩٩٢ء۔

١٠. **حاکم**، ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد (٣٢١-٤٠٥ھ/٩٣٣-١٠١٤ء)۔ **المستدرك على الصحيحين** ۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر والتوزیع۔

١١. **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠-٣٥٤ھ/٨٨٤-٩٦٥ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٤١٤ھ/١٩٩٣ء۔

١٢. **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن إسحاق (٢٢٣-٣١١ھ/٨٣٨-٩٢٤ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/١٩٧٠ء۔

١٣. **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (٣٠٦-٣٨٥ھ/٩١٨-٩٩٥ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ،

١٣٨٦ھ/١٩٦٦ء۔

١٤. **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (١٨١-٢٥٥ھ/٧٩٧-٨٦٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الكتاب العربی، ١٤٠٧ھ۔

١٥. **ابو داود**، سلیمان بن اشعث سجستانی (٢٠٢-٢٧٥ھ/٨١٧-٨٨٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

١٦. **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الهمذانی (٤٤٥-٥٠٩ھ/١٠٥٣-١١١٥ء)۔ **مسند الفردوس**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

١٧. **ابن راہویہ**، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ (١٦١-٢٣٧ھ/٧٧٨-٨٥١ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ١٤١٢ھ/١٩٩١ء۔

١٨. **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (٧٣٦-٧٩٥ھ)۔ **جامع العلوم والحكم في شرح خمسين حديثا من جوامع الكلم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٨ھ۔

١٩. **شیبانی**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (٢٠٦-٢٨٧ھ/٨٢٢-٩٠٠ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

٢٠. **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی

(١٥٩-٢٣٥ھ/٧٧٦-٨٤٩ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

٢١. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧١ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

٢٢. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧١ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

٢٣. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧٠ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ١٤١٥ھ۔

٢٤. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧٠ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٢٥. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧٠ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٤ء۔

٢٦. **طحاوی**، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (٢٢٩-٣٢١ھ/٨٥٣-٩٣٣ء)۔ **شرح معاني الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣٩٩ھ۔

٢٧. **طیالسی**، ابو داود سلیمان بن داود جارود (١٣٣-٢٠٤ھ/٧٥١-٨١٩ء)۔

المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٢٨. **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦-٢١١ھ/ ٧٤٤-٨٢٦ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٢٩. **عبد بن حمید**، ابو محمد بن نصر الکسی (٢٤٩ھ/٨٦٣ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ١٤٠٨ھ/١٩٨٨ء۔

٣٠. **ابوعوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (٢٣٠-٣١٦ھ/ ٨٤٥-٩٢٨ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٩٩٨ء۔

٣١. **عینی**، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (٧٦٢-٨٥٥ھ/ ١٣٦١-١٤٥١ء)۔ **عمدة القاري شرح على صحيح البخاري**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٩٩ھ/١٩٧٩ء۔

٣٢. **ابن قانع**، عبد الباقی (٢٦٥-٣٥١ھ)۔ **معجم الصحابة**۔ مدینہ منورہ، مکتبۃ الغرباء الاثریۃ، ١٤١٨ھ۔

٣٣. **قضاعی**، ابوعبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (٤٥٤ھ)۔ **مسند الشهاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٧ھ۔

٣٤. **کنانی**، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (٧٦٢-٨٤٠ھ)۔ **مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه**۔ بیروت، لبنان، دار العربیۃ، ١٤٠٣ھ۔

٣٥. **ابن ماجہ**، ابوعبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٩-٢٧٣ھ/ ٨٢٤-٨٨٧ء)۔

السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

۳۶. **مالک**، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (۹۳-۱۷۹ھ/ ۷۱۲-۷۹۵ء)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۳۷. **مسلم**، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (۲۰۶-۲۶۱ھ/ ۸۲۱-۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۳۸. **مقدسی**، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (۵۴۱-۶۰۰ھ)۔ **الأحادیث المختارة**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النھضۃ الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۳۹. **ملا علی قاری**، نور الدین علی بن سلطان محمد ہروی حنفی (م۱۰۱۴ھ/ ۱۶۰۶ء)۔ **مرقاة المفاتیح**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۴۰. **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱-۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵-۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب و الترھیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۴۱. **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۴۲. **نسائی**، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمٰن (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

٤٣. **نظام الدین**، شیخ(م١١٦١ھ)۔ **فتاوی ہندیہ المعروف فتاوی عالمگیر** ۔ بیروت، لبنان، داراحیاء، ١٤٢٣ھ۔

٤٤. **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **مسند الامام أبي حنیفۃ**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الکوثر، ١٤١٥ھ۔

٤٥. **ابن ہمام**، کمال الدین بن محمد بن عبد الواحد (م٦٨١ھ)۔ **فتح القدیر**۔ کوئٹہ، پاکستان: مکتبہ رشیدیہ۔

٤٦. **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ/١٣٣٥-١٤٠٥ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

٤٧. **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠-٣٠٧ھ/٨٢٥-٩١٩ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/١٩٨٤ء۔